

Name : waqar ahmad Serial No : 7385 MODE: Urgent
 Address : Date : 2/4/2012
 Subject : جور کو قتل کرنا Contact No:
 Writer : حامد عمر دراز Email :

محترم مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ

سوال ۱... اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لئے کیا کسی ایسے چور یا ڈاکو کو عین اس وقت قتل کیا جا سکتا ہے جب وہ بینک یا گھر وغیرہ لوٹنے کے لئے ایسی جگہوں پر گھس آئیں؟ اگر کوئی قتل کر دے تو کیا یہ "قتل عمد" شمار ہوگا جس پر کتاب و سنت نے شدید سزا سنائی ہے؟

سوال ۲... اگر کوئی آدمی اچانک گاڑی کے سامنے آگیا اور حادثے کی وجہ سے اس کی موت واقع ہوگئی باوجودیکہ ڈرائیور کی غلطی نہیں تھی تو کیا یہ موت "قتل خطا" شمار ہوگی؟

سوال ۳... مساجد کے لائوڈ سپیکرز کن مواقع پر استعمال کرنے شرعاً جائز اور کن پر ناجائز ہیں؟ نیز کس قسم کے اعلانات کے لئے ان کا استعمال جائز ہے اور کن کے لئے ممنوع ہے؟

وقار احمد

(موپڑہ گجرات)

الجواب حامد ومصلياً

(۱) اگر اپنی جان اور مال کی حفاظت کا دفاع اس عمل کے بغیر ممکن نہ ہو تو عین اسی وقت اس قسم کے لوگوں کا قتل کرنا شرعاً بھی جائز اور قانوناً بھی اجازت ہے۔ اس لئے خاص اس صورت میں قتل عمد والا گناہ نہیں۔

کما فی الدر المختار: (ومن دخل علیہ غیرہ لیلاً فأخرج السرقة) من بیته (فأتبعه) رب البيت (فقتله فلا شئ علیہ) لقوله علیہ الصلاة والسلام ((قاتل دون مالک)) وکذا لو قتله قبل الأخذ (جاری ہے)

إذا قصد أخذ ماله ولم يتمكن من دفعه الا بالقتل اه (ج ٦ ص ٥٤٦)۔

وفى الشامية: تحت (قوله وكذالو قتله قبل الأخذ الخ) قال فى الخانية: رأى رجلاً يسرق ماله فصاح به ولم يهرب أورأى رجلاً يثقب حائطه أو حائط غيره وهو معروف بالسرقة فصاح به ولم يهرب حل له قتله ولا قصاص عليه (الى قوله) استقبله اللصوص ومعه مال لايساوى عشرة حل له أن يقاتلهم اه (ج ٦ ص ٥٤٦-٥٤٧)۔

(٢) یہ قتلِ خطا نہیں بلکہ قتلِ بالسبب کے زمرے میں آتا ہے۔ جس کا حکم یہ ہے کہ ڈرائیور اپنی معروف رفتار سے جا رہا ہو اور ٹریفک کے قوانین کا بھی خیال رکھتا ہو اور چلنے سے پہلے گاڑی میں بھی کوئی کسی قسم کی خرابی نہ تھی اور اس دوران کوئی آدمی اچانک گاڑی کے سامنے آجائے اور ڈرائیور اپنی پوری کوشش کے باوجود گاڑی اپنے قابو میں نہ کر پائے اور ایسی صورتحال میں اس آدمی کو کچل کر اس کی موت واقع ہو جائے تو گاڑی والے پر کوئی ضمان نہیں آئے گا۔ ورنہ اس جانی نقصان کی تلافی کے طور پر ضمان لازم ہوگا۔

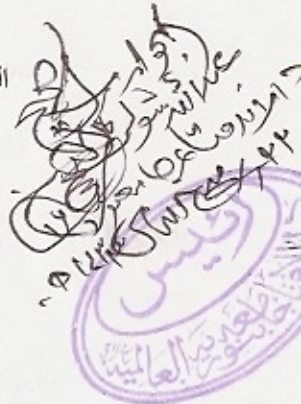
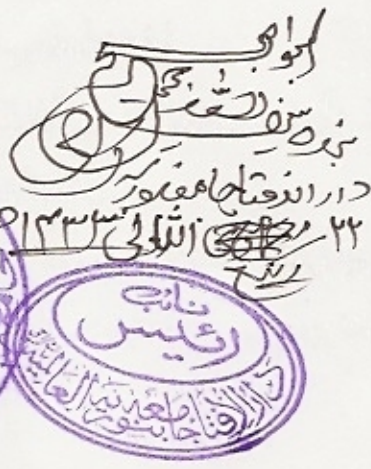
کما فى بحوث فى قضايا فقهية معاصرة: اذا ساق انسان سياره فى شارع عام ملتزماً السرعة المقررة ومتبعاً خط السير حسب النظام، ومتبصراً فى سوقه حسب قواعد المرور، فقفز رجل أمامه فجاءه، فصدته السيارة رغم قيام السائق بما وجب عليه من الفرملة ونحوها (الى قوله) ومن وافقهم فى تضمين المتصادمين ويحتمل أن يقال: أنه هدر لانفراده بالتعدى۔

والذى يظهر لى فى هذه الصورة۔ واللہ سبحانہ أعلم۔ أن الرجل الذى قفز أمام السيارة أن قفز بقرب منها بحيث لا يمكن للسيارة فى سيرها المعتاد فى مثل ذلك المكان أن تتوقف بالفرملة وكان قفزه فجاءه ولا يتوقع مسبقاً لدى سائق متبصر محتاط فإن هلكه أو ضرره فى مثل هذه الصورة لا ينسب الى سائق السيارة ولا يقال أنه باشر الاتلاف فلا يضمن السائق ويصير القافز مسبباً لهلاك نفسه اه (ج ١ ص ٣١٥-٣١٦)۔

(٣) مسجد کے لاؤڈ سپیکر نماز، اذان، وعظ ودرس اور ایسی ضرورت عامہ وغیرہ کے لئے جو مسجد کے متعلقین اور نمازیوں سے متعلق ہو استعمال جائز ہے۔ اور ان صورتوں میں بھی استعمال کی ایسی شکل اختیار کرنی چاہیے، جو دیگر اہل محلہ کے لئے ایذا کا باعث نہ ہو، جبکہ ذاتی اغراض اور مسجد سے غیر متعلقہ امور میں استعمال سے احتراز چاہیے۔

وفى الصحيح للبخارى:.... عن عبد الله بن عمرو عن النبي ﷺ قال المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده... الحديث (ج ١ ص ٦)۔..... واللہ اعلم،

محمد حامد محمود عثمى عنه
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی ۱۶
۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ۔



29/3/12